(اس پرچے کو بے ادبی سے بچائے)

ماہِ محرّم

’نئے سال کی خشیاں‘ یا ’غمِ حسین رضی اللہ عنہ‘

’جو آنکھ ہمارے (اہل بیت کے) غم میں روئی یا ایک قطرہ آنسو ہمارے لیے گرایا، اللہ اسے بہشت (جنت) سے نوازے گا۔ - سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ‘

(فضائلِ صحابہ، امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ)

اے امتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! السلام علیکم.

۞ اسلام ایک واحد مذہب ہے کہ جس کے سال کا آغاز بھی قربانی سے اور اختتام بھی قربانی پر۔ اسی لیے اسلام کی ۱۴۰۰ سال کی تاریخ میں دوسرے مذہبوں کی طرح نئے سال کی خوشیاں نہ منا کر ماہِ محرّم میں ’غمِ حسین رضی اللہ عنہ‘ منایا جاتا ہے۔ مگر صد افسوس پچھلے ۴-۵ سالوں سے محرّم کے چاند ساتھ ہی نئے سال کی خوشیاں و مبارکبادی کا ایک نیا رواج ایجاد کیا گیا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ اس پر اہل علم بھی عمل کر رہے ہیں۔

۞ بے شک نئے سال کی خوشیاں یا مبارکبادی میں شریعتاً کوئی حرج نہیں ہے نہ حرام ہے، مگر مسلک اہلِ سنّت کا عقیدہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنّت، محبّت، نسبت و مودّت پر مبنی ہے. اہل سنّت کی تو بنیاد ہی نسبت ہے۔ اہل سنّت کے عقائد کی بنیاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ہے، اہل بیت علیہم السلام کی نسبت ہے، خلفائے راشدین و صحابہ کرام کی نسبت ہے۔ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی نسبت ہے، سلطان الہند خواجۂ خواجگان غریب نواز رحمہ اللہ و دیگر اولیاء، مشائخ کی نسبت ہے۔

۞ لفظ ’نسبت‘ یعنی ’Relationship‘ یا ’تعلق‘ یا ’سنبندھ‘. ہماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نسبت ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتّی ہیں، ان کا کلمہ پڑھنے والے ہیں، کل روزِ قیامت ان کی شفاعت کے طلب گار ہیں، بطور نسبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک امتّی جو عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا بھی دعوٰی کرے تو اس پر واجب ہے کہ **’جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش تو امتّی بھی خوش، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگین تو امتّی بھی غمگین‘۔**

۞ محرّم کے ۱۰ دنوں میں ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلِ بیت پر کربلا میں کیسا ظلم ہوا وہ تو تفصیل سے اس پرچے میں بیان نہیں ہو سکتا نہ کوئی امتّی اس سے انجان ہیں. نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جنّت کے سردار، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت و سر کو نیزے پر چڑھانا، تین دن کی اہلِ بیت کی عورتوں، بچوں اور مَردوں کی بھوک و پیاس، علی اکبر و قاسم رضی اللہ عنہم جیسے جوانوں کی بنا سر کی زخمی لاشیں، عون و محمد رضی اللہ عنہما جیسے ۸-۱۰ سال کے بچوں کے کٹے ہوے سر، معصوم علی اصغر رضی اللہ عنہ کا چھیدا ہوا گلا، ۵ سال کی سیدہ سکینہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کے کانوں کی بالیاں کھینچ کر لہولہان کرنا...... قلم لکھنے سے کانپتی ہے... ایسے ظلم ڈھائے گیے۔

۞ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے یہ قربانی اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امّت کی اصلاح و ظلم کے خلاف حقّ کی آواز بلند کرنے کے لیے دی۔ مگر افسوس..... صد افسوس کہ آج امّت غمِ حسین بھول کر مبارکبادی اور خوشیاں منا رہی ہیں اور اس کے شرعی طور پر جائز ہونے کا جواز ڈھونڈ کر فتوے دے رہی ہیں۔

۱۴۰۰ سال بعد بھی غم کیوں منایا جائے؟

۞ **ہاں، آج ان واقعات کو ۱۴۰۰ سال ہو گیے تو اب 'غم' کیوں منایا جائے؟** تاریخ کی کتابوں میں سے کئی ہستیاں، کئی زنگی داستانیں اور کئی واقعات مٹ گئے۔ مگر کربلا آج بھی 'غم حسین رضی اللہ عنہ' میں زندہ ہیں۔ کیوں کہ نسلِ انسانی کی تاریخ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کم و بیش ۱۲۳۹۹۹ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کے گھر والوں پر ایسا ظلم نہیں کیا گیا جو کربلا میں سرورِ انبیاء محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے و اہل بیت علیم السلام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی کلمہ پڑھنے والوں نے کیا۔ ۷۸ سروں کو نیزوں پر مہینوں تک گھمایا گیا۔

۞ **اور وہ 'غم' کیوں نہ منایا جائے** کہ ہمارے مدینے والے پیارے آقا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا سے پردا فرمالیا ہو باوجود اس کے جب سن ۶۱ ہجری میں ۱۰ محرّم کو واقعہ کربلا ہوا اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو تو امّ المؤمنین سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا و صحابیٔ رسول سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اسی وقت ۱۰ محرّم کو خواب میں ہمارے آقا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غبار آلود بال داڑھی کے ساتھ غمگین حالت میں شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ پر غم کا اظہار کرے۔

۞ اے امّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے عاشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے لبّیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کا دم بھرنے والوں ذرا سوچو کتنا گہرا سدما ہوا ہوگا ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

۞ **تعجب ہے، آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن عشرہ میں اتنے غمگین ہوے ان دنوں میں ان کی امّت خوشیاں منانے کے لیے یا مبارکبادی کی شرعی دلیل ڈھونڈ رہی ہیں، کیا یہی نسبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟؟ کیا یہی وفاداری ہے اہلِ بیت کے ساتھ؟؟**

۞ ہم نے اس Pamphlet میں 'غمِ حسین رضی اللہ عنہ' میں غمگین ہونا اور رو کر آنسو بہانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پیش کی ہیں اور ۱۴۰۰ سال سے اہل سنت کے صوفیاء کرام و علماء کرام و مشائخین کا کیا طریقہ رہا ہیں اس کو بحوالہ کتب اہلِ سنّت سے پیش کرنے کی کاوش کی ہیں جسے اللہ سبحانہ و تعالی قبول فرمائیں اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔۔۔

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ سے پہلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا 'غمِ حسین رضی اللہ عنہ'

۞ امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں بچپن کے عالم میں میرے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا: 'یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک آپ کی امت آپ کے اس بیٹے (امام حسین رضی اللہ عنہ) کو آپ کے بعد قتل کر دے گی۔' اور آپ کو وہاں (کربلا) کی تھوڑی سی مٹی دی۔ آپ نے اس مٹی کو سونگھا اور فرمایا: 'اس میں رنج و بلا کی بو ہے'۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا اور خوب روئے۔

۞ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ آگے لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: 'اے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا! یہ مٹی کربلا کی ہے، جس دن یہ خون بن جائے، سمجھ لینا میرا بیٹا (امام حسین رضی اللہ عنہ) شہید ہو گیا۔' امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ نے وہ مٹی شیشی (بوتل) میں رکھ دی۔ وہ روزانہ اسے دیکھا کرتی تھی۔

(تھذیب التھذیب، جلد دوم، ۳۴۷) (خصائص الکبریٰ، جلد دوم، ۱۲۵) (صواعق المحرقہ، ۱۹۱) (سرّالشادتین، ۲۸)

۞ ابو عبداللہ تابعی رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ بن نجی رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں جو سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہما کے لیے (سفر میں) سامانِ طہارت کا بندوبست کرتے تھے کہ وہ سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر میں تھے، جب آپ صفّین کو جاتے ہوے (مقام) نینوی کے برابر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے کہا: اے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ! (یہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی کنیت تھی) فرات کے کنارے صبر کرنا، اے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ! فرات کے کنارے صبر کرنا، میں نے پوچھا: 'کیا (خاص) بات ہو گئی (اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ)؟' سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہما نے فرمایا: 'ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے، میں نے عرض کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے ناراض کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: 'نہیں! بلکہ ابھی ابھی سیدنا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں اور انہوں نے مجھے (اللہ کی طرف

سے) یہ خبر دی ہیں کہ بے شک حسین رضی اللہ عنہ کو فرات کے کنارے قتل کر دیا جائے گا۔ پھر انھوں نے پوچھا کہ کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی مٹی لا کر دکھاؤں؟ میں نے کہا: ہاں دکھاؤ! ' چنانچہ انھوں نے مٹی کی ایک مٹھی بھر کر مجھے دی، تو اس پر میں اپنے آنسو نہ روک سکا۔ (مسند احمد، ۶۴۸، المستدرک للحاکم، ۴۸۸۴)

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا 'غمِ حسین رضی اللہ عنہ'

۞ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (امّ المؤمنین) امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو انھوں نے جواب دیا: 'میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک پر خاک پڑی تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی قتل گاہ سے آیا ہوں۔' (ترمذی شریف، جلد دوم، صفحہ ۷۳۱) (المستدرک، للحاکم، جلد چہارم، ۱۹) (تھذیب التھذیب، جلد دوم، ۳۵۶) (تاریخ الخلفاء، ۳۰۴) (البدایہ والنھایہ، جلد پنجم، ۲۰۰)

۞ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز دو پہر کے وقت خواب میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے گیسوئے معطّر (زلف مبارک و داڑھی مبارک کے بال) بکھرے ہوے ہیں اور غبار آلود ہیں، آپ کے ہاتھوں میں خون سے بھری ایک شیشی ہے، تو میں نے پوچھا: 'میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! یہ کیا ہے؟' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: 'حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہیں، میں اسے جمع کر رہا ہوں۔'

۞ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اس تاریخ اور وقت کو یاد رکھا اور جب خبر آئی تو معلوم ہوا کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اسی وقت اور اسی تاریخ کو شہید کیے گئے تھے۔ (اخرجہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ و امام بیہقی رحمہ اللہ) (مشکاۃ شریف، فضائل اہلِ بیت، ۴۶۱) (البدایہ والنھایہ، ۳۰/۸)

جہاں دیگر سنتوں پر لوگوں سے جنگ و جدل کرتے پھرنا دین نظر آتا ہے وہاں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غمِ حسین رضی اللہ عنہ میں غمگین ہو کر رونے کی یہ سنت کہیں نظر نہیں آتی۔

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ سے پہلِ امام مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا 'غمِ حسین رضی اللہ عنہ' میں رونا

۞ ابن سعد رحمہ اللہ اور شعبی سے بیان کیا ہے کہ صفّین کی طرف جاتے ہوے حضرت علی رضی اللہ عنہ کربلا سے گزرے۔ جب فرات کے کنارے نینوی بستی سے گزر رہے تھے تو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے وہاں کھڑے ہو کر اس زمین کا نام پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ اسے '**کربلاء**' کہتے ہے۔ **تو آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے، یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی۔** پھر فرمایا: 'میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو **آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے تھے۔** میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس وجہ سے گریہ کناں ہیں؟' فرمایا: 'ابھی جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھے خبر دی ہیں کہ میرا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ فرات کے کنارے ایک جگہ قتل ہو گا، جسے '**کربلاء**' کہا جاتا ہے، **پھر جبرئیل علیہ السلام نے ایک مٹھی میں مٹی پکڑ کر مجھے سونگھائی تو میں اپنے آنسوؤں کو روک نہیں سکا۔**'

۞ حضرت اصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگِ صفّین سے واپس آئے تو کربلا سے گزر رہے تھے کہ **جب قبر حسین رضی اللہ عنہ کی جگہ آئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ رک گئے اور رو رو کر شہداء کربلا کے متعلق فرمایا:** 'یہاں ان شہداء کرام کے اونٹ باندھے جائیں گے، یہاں ان کے کجاوے رکھنے کی جگہ ہیں، یہاں ان کا خون بہنے کا مقام ہیں۔ کتنے جوان **آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھلے میدان میں قتل کیے جائیں گے۔ ان پر زمین و آسمان روئیں گے۔**

(دلائل النبوۃ، ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ، صفحہ ۵۰۹) (خصائصِ کبریٰ، جلد دوم، صفحہ ۱۲۶) (سرّ شہادتین، صفحہ ۳)

امّ المؤمنین سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا 'غمِ حسین رضی اللہ عنہ' میں گریہ

۞ علامہ ذہبی نے لکھا ہے، شہر بن حوشب نے کہا: میں امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا جب قتلِ حسین رضی اللہ عنہ کی خبر ان تک پہنچی، وہ پکار اٹھی، 'کیا واقعی انہوں نے قتل کر ڈالا ہے؟' پھر بد دعا دیتی ہوئی بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئیں، اور وہ یہ کہہ رہی تھیں: 'اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے گھر اور ان کی قبر کو آگ سے بھر دے۔'

(سیر اعلام النبلاء، جلد سوم، صفحہ ۳۱۸)

۞ ایک اور روایت میں ہے کہ امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: 'جب قتلِ حسین رضی اللہ عنہ کی رات آئی تو میں رو پڑی اور میں نے بوتل کو کھولا تو مٹی خون ہو کر بہہ پڑی۔ (صواعق المحرقہ، حافظ ابن حجر مکی، صفحہ ۶۴۱) (بحوالہ زوائد المسند امام احمد بن حنبل)

'غمِ حسین رضی اللہ عنہ' میں آسمان کا گریہ کرنا

۞ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اپنی تفسیرِ قرآن، تفسیر درّ منثور میں سورہ دخان میں آیت نمبر ۲۹ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝۲۹

ترجمہ: پھر نہ (تو) ان پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی۔

۞ تفسیر: امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ، حضرت عبید المکتب رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم النخعی تابعی رحمہ اللہ سے روایت نقل کرتے ہیں: جب سے قائنات تخلیق ہوئی ہے آسمان اور زمین سوائے دو افراد کے کسی کے لیے نہیں روئے۔ انہوں نے عبید المکتب رحمہ اللہ سے پوچھا کہ (کیا) انہیں پتا ہیں کہ آسمان و زمین مؤمنوں پر نہیں روتے؟ (پھر) فرمایا: وہ جگہ روتی ہے جہاں وہ رہتا ہے اور آسمان میں جہاں سے اس کا عمل بلند ہوتا ہے۔ پھر (عبید سے) پوچھا: کیا تو جانتا ہے کہ آسمان کے رونے سے کیا مراد ہے؟ (عبید نے) عرض کیا: نہیں۔ (ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے) فرمایا: وہ سرخ ہو جاتا ہے اور اس کا رنگ رنگے ہوئے چمڑے کی طرح سرخ ہو جاتا ہے، حضرت یحیٰی بن زکریا علیہما السلام کو جب قتل کیا گیا تو آسمان سرخ ہو گیا اور اس نے خون برسایا اور جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو آسمان سرخ ہو گیا۔

۞ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے زید بن زیاد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو چار ماہ آسمان کے کنارے سرخ رہے۔

(تفسیر الدر منثور، جلد ۵، صفحہ ۱۱۲_۱۱۳)

سورج کو گرہن لگا اور سات دن تک اندھیرا چھا گیا

۞ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے اس دن سورج کو گرہن لگ گیا۔ ۷ (سات) دن تک دنیا میں اندھیرے کا عالم رہا۔ ۴ مہینوں تک آسمان کے کنارے سرخ رہے۔ دھیرے دھیرے یہ سرخی چلی گئی۔ مگر آج بھی صبح شام کے وقت اس سرخی کو دیکھا جاتا ہے جو اس سے پہلے نہیں تھی۔

۞ روایت ہے کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو اتنا زبردست سورج گرہن ہوا کہ دن میں ستارے نکل آئے۔ (مجمع الزوائد، جلد ۷، حدیث: ۱۱۵، ۱۶۳)

ستارے ٹوٹنے لگے

۞ یزیدی لشکریوں نے جب امام حسین رضی اللہ عنہ کے لشکر میں ایک اونٹ کو ذبح کیا تو اس کا گوشت سرخ ہو گیا اور اسے پکایا تو کڑوا ہو گیا۔ دیواروں پر دھوپ کا رنگ زعفرانی رہا۔ ستارے ایک دوسرے پر ٹوٹ کر گرتے رہے۔ (شہید ابن شہید، صفحہ ۳۶۵_۳۶۶) (تاریخ الخلفاء، صفحہ ۳۰۴) (صواعق المحرقہ، صفحہ ۶۴۵)

۞ حضرت ام حبان فرماتی ہیں کہ 'جس دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے اس دن سے ہم پر تین روز تک اندھیرا رہا اور جس شخص نے منہ پر زعفران لگایا اس کا منہ جل گیا اور بیت المقدس کے پتھروں کے نیچے تازہ خون پایا گیا۔ (خصائصِ کبریٰ، حصہ ۲، صفحہ ۲۰۶)

آسمان سے خون برسا

۞ حضرت علی بن مسہر رحمہ اللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: 'میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت جوان لڑکی تھی، کئی دنوں تک آسمان ان پر رویا یعنی خون برسا۔' (بیہقی، سرّالشہادتین، صفحہ ۳۳)

۞ امام ابن شیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ 'بے شک دنیا پر تین دن تک اندھیرا رہا اور آسمان پر سرخی ظاہر ہوئی اور آسمان پر شفق کے ساتھ جو سرخی ہوتی ہے وہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے نہیں تھی۔' (تھذیب التھذیب، صفحہ ۳۵۴) (سرّالشہادتین، صفحہ ۳۳) (بحوالہ خطباتِ کربلاء، صفحہ ۲۱۵_۲۱۶) (صواعق المحرقہ صفحہ ۶۴۵)

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جنّاتوں کی نوحہ خوانی

۞ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی بن مسلم رحمہ اللہ سے روایت ہیں کہ امّ المؤمنین سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: 'میں نے سنا شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ پر جنّاتوں نے نوحہ خوانی کی، وہ رو کر یہ پڑھ رہے تھے:

ترجمہ: اے حسین رضی اللہ عنہ کے نادان قاتلوں تمہارے لیے سخت عبرتناک عزاب کی بشارت ہے۔

تمام اہلِ آسمان (ملائکہ) تم پر بد دعائیں کرتے ہیں اور سب نبی و مرسل وغیرہ بھی۔

بے شک لعنت کیے گئے ہو تم حضرت داود علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور صاحبِ انجیل (عیسیٰ) علیہ السلام کی زبانوں پر۔

نوحہ خوانی: شہداؤں کے غم میں پڑھے جانے والے اشعار۔

۞ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر جنّاتوں کو نوحہ کرتے سنا ہے۔ (شہید ابن شہید، صفحہ ۳۶۵) (دلائل النبوۃ، ابو نعیم اصفہانی، جلد ۲، حدیث: ۱۸۰۱، ۱۸۰۴) (صواعق المحرقہ، صفحہ ۱۹۱) (البدایہ والنھایہ، جلد ۸، صفحہ ۲۰۱) (مجمع الزوائد، جلد ۷، کتاب المناقب، حدیث: ۱۵۱۷۹، ۱۵۱۸۰) (حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔)

'غمِ حسین رضی اللہ عنہ' میں زمین کا گریہ کرنا

وعن الزهري ، قال: مارفع بالشام حجر يوم قتل الحسين بن علي، إلا عن دم.

ترجمہ: امام الزہری روایت کرتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے دن شام (سریا) میں جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے سے تازہ خون نظر آتا۔

(مجمع الزوائد، جلد ۷، حدیث: ۱۵۱۶۰اہ الطبرانی، ورجال الصحیح)، حافظ ہیثمی کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔)

برتن خون سے بھر گئے

۞ حضرت بشرہ ازویہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: 'جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو آسمان سے خون برسا، صبح کو ہمارے مٹکے، گھڑے اور سارے برتن خون سے بھرے ہوئے تھے۔' (صواعق محرقہ، صفحہ ۶۴۴)

۞ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کے بعد جو بھی واقعات پیش آئے جیسے کہ زمین نے خون اگلا، آسمان سے خون برسا، سورج کو گرہن لگا یہ سب واقعات بحوالہ علامہ ابن حجر عسقلانی، امام بیہقی، حافظ ابو نعیم اصفہانی، علامہ ابن کثیر، امام جلال الدین سیوطی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جیسے جلیل القدر محدثین رحمہم اللہ اجمعین نے اپنی معتبر کتابوں میں نقل کیے ہیں جن کے حوالے اوپر دیئے ہوئے ہیں۔

'غمِ حسین رضی اللہ عنہ' میں گریہ کرنے (رونے، غمگین ہونے) کے متعلق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی روایت

۞ اسود بن عامر روایت کرتے ہیں الربیع بن منذر سے وہ اپنے والد سے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ

جو آنکھ ہمارے غم میں روئی یا ایک قطرہ آنسو ہمارے لیے گرایا، اللہ اسے بہشت (جنت) سے نوازے گا۔

(فضائلِ صحابہ، امام احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۶۷۵، حدیث: ۱۱۵۴، دار المعارفہ، بیروت)

فرشتوں کا 'غمِ حسین رضی اللہ عنہ'

۞ قطب الاقطاب، غوث الثقلین، محبوبِ سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کتاب غنیۃ الطالبین میں ہے کہ حضرت اسامہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ 'جس دن حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن سے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے ان کی قبر پر اترے ہیں اور جو ان پر قیامت تک روتے رہیں گے۔

(غنیۃ الطالبین، صفحہ ۴۳۲) (بحوالہ شامِ کربلاء، صفحہ ۲۳۵)

بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کا غمِ حسین رضی اللہ عنہ میں آنسو بہانا

۞ سلطان الاولیاء حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ماہِ محرّم شریف ۶۵۶ھ میں سلطان المشائخ، سراج الاولیاء، شیخ الاسلام والمسلمین بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے عاشورہ کی فضیلت میں فرمایا:

'ان عشرہ میں کسی اور کام میں مشغول نہیں ہونا چاہیے سوائے اطاعت، تلاوت دعا و نماز وغیرہ کے۔ اس لیے کہ اس عشرہ میں قہرِ الٰہی بھی ہوا اور بہت رحمتِ الٰہی بھی نازل ہوتی ہے۔' بعد ازاں فرمایا کہ 'کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس عشرہ میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا گزری؟ اور آپ کے فرزندوں کو کس طرح بے رحمی سے شہید کیا گیا بعض پیاس کی حالت میں ہلاک ہوئے کہ اُن بد بختوں نے ان اللہ کے پیاروں کو پانی کا ایک قطرہ تک نہ دیا۔' جب شیخ الاسلام نے یہ بات فرمائی تو ایک نعرہ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش میں آئے تو فرمایا کیسے سنگ دل، کافر بے عاقبت، بے سعادت اور نامہربان تھے۔ حالاں کہ انہیں خوب معلوم تھا کہ یہ دین و دنیا اور آخرت کے بادشاہ کے فرزند ہیں، پھیر بھی انہیں بڑی بے رحمی سے شہید کیا اور انہیں یہ خیال نہ آیا کہ کل قیامت کے دن حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے۔ (راحت القلوب، ۵۷) (بحوالہ شامِ کربلاء، صفحہ ۳۳۵-۳۳۶)

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کا 'غمِ حسین رضی اللہ عنہ' میں رونا

۞ حضرت خواجہ امیر خسرو نظامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ 'محرّم کی ۵ تاریخ کو سلطان الاولیاء حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی قدس سرہ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ بات چیت کے دوران حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ خوب رونے لگے اور فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جگر گوشوں کا حال سب کو معلوم ہے کہ ظالموں نے ان کو دشتِ کربلا میں کس طرح بھوکا پیاسا شہید کیا۔ پھر فرمایا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن سارا جہاں تیرہ و تار ہو گیا۔ بجلی چمکنے لگی، آسمان اور زمین جنبش کرنے لگے۔ فرشتے عقب میں تھے اور بار بار حق تعالیٰ سے اجازت طلب کرتے تھے کہ حکم ہو تو تمام ایذاء دہندوں (یزدیوں کو) کو ملیا میٹ کر دیں۔ حکم ہوتا ہیں کہ تمہیں اس سے کچھ واسطہ نہیں ہے تقدیر یوں ہی ہے، میں جانوں اور میرا دوست حسین رضی اللہ عنہ، تمہارا اس میں دخل نہیں۔ میں قیامت کے دن ان ظالموں کے بارے میں انہیں (اپنے دوست) سے فیصلہ کراؤں گا جو کچھ وہ کہیں گے اسی کے مطابق ہوگا۔' (افضل الفوائد اردو ترجمہ ص ۷۵) (بحوالہ شامِ کربلاء، صفحہ ۳۳۶)

غوث العالم، محبوبِ یزدانی، سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی (کچھوچھا شریف) رحمہ اللہ کا 'غمِ حسین رضی اللہ عنہ' اور محرّم کے ۱۰ دنوں کا عمل

۞ شیخ العارفین حضرت نظام یمنی رحمہ اللہ کی کتاب '**لطائفِ اشرفی**' جس میں سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمہ اللہ (کچھوچھا شریف) کی سوانح و فضائل اور ملفوظات کا تذکرہ ہے۔ اس میں سید مخدوم اشرف رحمہ اللہ کا محرّم کے اول ۱۰ دنوں میں غمِ حسین منانے کے بارے میں 'لطیفہ اکیاون: علم و طبل وغیرہ' کے بارے میں 'دورہ' کے ضمن میں کچھ اس طرح نقل کیا گیا ہے:

۞ 'اکابرِ روزگار اور **ساداتِ صحیح النسب** کا عمل ہے کہ وہ محرّم کے ابتدائی دس روز میں دورہ کرتے ہیں اور زنبیل کو بھی گردش دیتے ہیں۔ ولایت سبز دار میں سید علی قلندر خواجہ یوسف چشتی کے مرید بڑے عالی مرتبہ بزرگ تھے۔ اور ان کا معمول تھا کہ **محرّم کے عشرہ اول میں علم کے نیچے بیٹھتے تھے اور اپنے مریدوں کو دورہ کے لیے بھیج دیتے تھے اور کبھی خود بھی دورہ کرتے تھے۔ غم واندوہ کے مراسم بجالاتے نفیس لباس اس عشرہ میں نہیں پہنتے تھے اور عیش و شادی کے اسباب ترک کر دیتے تھے۔**'

۞ **'سید اشرف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کبھی یہ دور ترک نہیں کیا۔ سید علی قلندر کی طرح خود علم کے نیچے بیٹھتے اور اصحاب کو دور کی اجازت دیتے لیکن عشرہ کے آخری تین دن خود بھی اصحاب کے ساتھ گلیوں میں گشت لگاتے تھے۔'**

سید مخدوم اشرف رحمہ اللہ کے پیر و مرشد مخدوم علاء الدین گنج نبات رحمہ اللہ کا 'محرّم کے ۱۰ دنوں میں غمِ حسین رضی اللہ عنہ'

۞ سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جب وہ بنگال میں حضرت علاء الدین گنج نبات (آپ کے پیر و مرشد) رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے تو وہاں بھی ایک مرتبہ یہ بحث ہوئی تھی اور بنگال کے عالموں اور فاضلوں نے بحث اور حجت کے بعد یہ طے کیا تھا کہ یزید پر لعنتِ فسقی جائز ہے۔

۞ **مخدوم علاء الدین رحمہ اللہ کا بھی یہی دستور تھا کہ عشرہ محرّم کے ابتدائی دس دن گریازاری میں بسر کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ 'وہ ولی بھی عجیب و غریب ہوگا جو خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جگر گوشانِ بتول رضی اللہ عنہا کے غم پر آنسو نہ بہائے اور ان کا غم نہ کرے۔'**

۞ **بحوالہ کتاب: لطائفِ اشرفی (اردو)، جلد دوم، صفحہ ۲۴۴_۲۴۷**

۞ **معلف:** شیخ العارفین حضرت نظام یمنی رحمہ اللہ

۞ **ترجمہ:** حضرت علامہ مولانا حکیم سید شاہ عبدالحہ اشرفی الجیلانی سجادہ نشین و متولی کچھوچھا شریف

۞ **مرتب:** شیخ طریقت، قائدِ اہل سنت مظہر المشائخ حضرت سید شاہ مظہر الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھا شریف۔

۞ اسی طرح لطائفِ اشرفی کے مترجم 'علامہ شمس الحسن بریلوی اور پروفیسر ایس۔ ایم۔ لطیف اللہ' نے 'لطیفہ ۵۱ طبل و علم اور زنبیل پھرانے کا بیان' کے ضمن میں کچھ عبارت کا ترجمہ یوں فرمایا ہے:

۞ 'مجلس میں روزِ عاشورہ کا ذکر ہوا۔ حضرت قدوۃ الکبری (سیدنا مخدوم اشرف) رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اکابرانِ زمانہ اور بزرگانِ شہر، خاص طور پر جو '**صحیح النسب سادات**' اور عالی حسب نقیب ہیں، محرّم کے ابتدائی دس روز (ایک سے دس چاند تک) دورہ پر جاتے اور زنبیل پھراتے ہیں، جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ملک سبز وار میں خواجہ علی رحمہ اللہ جو اصحاب صوفیہ کے پیشوا اور اس گروہ کے سردار تھے، **محرّم کے دس دن 'علم کے نیچے بیٹھتے تھے اور اپنے مریدوں' کو دورہ کرنے بھیجتے تھے۔ کبھی کبھی خود بھی دورے پر چلے جاتے اور رسم عزاداری ادا کرتے تھے۔ مثلاً عشرۂ محرّم میں بیش قیمت لباس نہیں پہنتے تھے اور عیش و خوشی کے اسباب ترک کر دیتے تھے۔**'

۞ 'حضرت قدوۃ الکبری (سیدنا مخدوم اشرف) رحمہ اللہ نے عاشورے کے معمولات کبھی ترک نہیں کیے کبھی بذات خود علم کے نیچے بیٹھتے اور کبھی سید علی قلندر کو جو آپ کے مخلص اصحاب و احباب میں تھے، اس کا حکم فرماتے تھے کہ وہ علم کے نیچے بیٹھیں۔ عشرے کے آخری دو تین روز یزید پر لعنت کرتے تھے اور آپ کے اصحاب بھی آپ کی موافقت کرتے تھے۔'

حضرت قدوۃ الکبری (سید مخدوم اشرف) رحمہ اللہ فرماتے تھے: 'حضرت شیخ (آپ کے پیر و مرشد مخدوم علاء الدین) رحمہ اللہ محرّم کی پہلی تاریخ سے دس تاریخ تک گریہ وزاری کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ عجیب دل ہے جو خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جگر گوشانِ بتول رضی اللہ عنہما کے ماتم پرسی سے بے تعلق ہو جائے۔ سبحان اللہ یہی حقیقی نیاز مندی ہے۔

جو شخص اس طرح کے غم پر گریہ وزاری نہ کرے شاید اس کا دل پتھر کا ہوگا۔

(لطائفِ اشرفی، جلد ۳، صفحہ ۴۲۵_۴۳۳)

نوٹ: مسلکِ اہل سنت کے عقائد کے مطابق غمِ حسین رضی اللہ عنہ میں رونا غم کرنا جائز ہے نہ کہ ماتم کرنا۔ ماتم کرنا ناجائز ہے۔ ماتم کرنا مسلکِ اہل سنت کا طریقہ نہیں ہے۔ غم میں رونا یا غم منانا صرف جائز ہی نہیں بلکہ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسنتِ اہلِ بیت علیم السلام و صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

نقل حرفی: دیوان محسن شاہ (گجرات)

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)

موڈاسہ، اروّلی، گجرات

فاؤنڈر اینڈ چیرمین: ڈاکٹر شہزاد حسین قاضی۔

(M) 85110 21786